

Registered L. No. 89.

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر (۳۰) ہر ہفتہ بروز جمعہ شایع ہوتا ہی - ۲۷ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء جلد (۳۴)

گلدستۂ اخبار

مرشد آباد میں ایک سادھو نے ایک عورت پر سے بھوت اتارنے کے لئے اُس کے کپڑوں میں آگ لگا دی - بارش کی خبریں ہر سمت سے مسرت بخش ہیں - کال کا اندیشہ جو تھا سو بھی جاتا رہا ہے - لاہور کے عجائب گھر میں تمام گورنروں اور ویسراؤں کی روغنی تصویریں آویزاں کی جاینگی - لاہور کی کوتوالی کے قریب دو عورتیں ایسی لڑیں کہ ایک عورت زخمی ہو کر دو تین روز بعد مرگئی - لیڈی کرزن کا دل کی حرکت بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال ہوگیا - افسوس ہے ایک زبردست زولو سردار نے اطاعت انگریزی قبول کرلی ہے - امریکہ نے ٹرکی کو اطلاع دی تھی کہ ہمارا ارادہ قسطنطنیہ میں امریکن سفارت قائم کرنے کا ہے - مگر ٹرکی نے جواب دیا ہے کہ پہلے دونوں سلطنتوں میں عہد نامہ قائم ہو جانا چاہیے - جاپان کا ارادہ مزید جنگی جہاز اور کروزر بنانے کا ہے - ہاجیم (مدراس) آجکل ہمارے ضلع میں خوب بارش ہو رہی ہے - فصل اچھی ہے - یہاں پولیس سٹیشن کے قریب ایک پیر صاحب کا مزار ہے دو تین روز ہوئے کہ اس مزار سے ہزار ہا بچھو کالے بھورے سفید رنگ کے نکلے اور تمام مزار و اطراف مزار میں بچھو ہی بچھو ہوگئے بہت سے ایک بالشت سے بھی زیادہ بڑے تھے - مگر سب کے سب بچھوؤں کے ڈنک مثل موتی کے سفید تھے - رنگ کے گاؤں کرن ناتھ کے تالاب میں ایک گھڑیال آیا ہے جس سے لوگوں میں بڑا خوف چھا گیا ہے - ایک لڑکے کو اس نے نگل لیا۔

ایک بچہ بمشکل اُس کے منہ سے بچا مگر ایک ٹانگ کھو بیٹھا - ہز ہائینس مہاراجہ نیپال کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے - نیپال میں ہیضہ ترقی پر ہے خدا رحم کرے - ریاست جہالاواڑ میں مویشیوں کے درمیان بیماری پھیلی ہوئی ہے - سہارنپور میں جون کے آخری دنوں سے ۴ جولائی تک آریاؤں اور مسلمانوں کے درمیان مباحثہ ہوتا رہا - نتیجہ یہ ہوا کہ آریاؤں نے لکھ دیا کہ وید خدا کا کلام نہیں ہے اور دو آریاؤں نے دین اسلام قبول کیا - زمانہ نگار از راجپور ضلع ڈیرہ دون) - بڑے افسوس سے لکھا جاتا ہے - کہ ڈاکٹر نجم الدین ہوس سرجن مشن ہسپتال ڈیرہ غازی خان کی زوجہ مسز نجم الدین ۸ سال سے برابر بیمار رہکر ۸ جولائی ۱۱½ بجے رات کو اس جہان فانی سے کوچ کر گئیں - لودیانہ ۲۰ جولائی بروز جمعہ دن کے وقت یہاں پر خاطر خواہ بارش ہوئی - ۱۰ اور ۱۱ جولائی کی درمیانی شب کے قریب ۲½ بجے بھونچال کا ایک ہلکا سا دھکا لگا جو قریب دو منٹ کے رہا - ہندوستان کی ہر پانچ عورت میں سے ایک بیوہ ہے - ہندوستان میں شراب کی دوکانیں سنہ ۱۹۰۳ء میں ۲۷۴۸۱۱ تھیں سنہ ۱۹۰۴ء میں ۲۳۸۷۵ ہو گئیں یعنی ۴۰۳ کا اضافہ ہوا - نیو ساؤتھ ویلز میں ایک نابینا جنٹلمین سلسلہ بیرسٹری میں کام کر رہا ہے - جاپانی افواج نے مکڈن تقریباً بالکل خالی کر دیا ہے - فوجی دفاتر اب بند ہیں - ریاست لوہانہ کی ایک متمول خاتون نے لوہانہ یتیم خانہ کے افتتاح کے لئے دس ہزار روپیہ دیا - گذشتہ سال سینٹ برنرڈ کے کتوں نے ۳۰۲ مسافروں کی جانیں بچائیں جو برفانی پہاڑوں میں برف کے نیچے دبکر ہلاکت میں پڑگئے تھے - روس میں یہودیوں کا بڑا

بھاری قتل عام ہوا - کولمبیا (واقعہ جنوبی افریقہ) کی یونائیٹڈ سٹیٹس کی منکوحہ اور غیر منکوحہ مستورات اپنے بالوں میں خاص طور پر پھول پہننے کے لئے خاص ہیں - منکوحہ عورات پھول اپنے سر میں دہنی طرف لگاتی ہیں مگر غیر منکوحہ بائیں طرف - کہتے ہیں کہ مہاراجہ گائیکواڑ آف بڑودا اپنی ریاست کے زیادہ کو شگفتہ دینا چاہتے ہیں جیسے کہ امریکہ میں دیا جاتا ہے - اسلامی اخبارات نے شہنشاہ جاپان کے محمدی ہو جانیکی بے پر کی خبر اڑائی ہے جس کی کسی قسم کی تصدیق نہیں بلکہ خود محمدی صاحبان کو بھی اس پر شک ہے - یوٹا واقعہ روس میں امیر اور متمول مسلمانوں نے مسلمان مدرسوں کے کھولنے کے لئے بیس ہزار روبل فراہم کیا ہے - اس کام کے لئے زمینداروں اور عوام الناس میں بھی بڑا جوش ہے - بنگال اور نارتھ ویسٹرن ریلوے بنارس سے الہ آباد تک معہ ایک شاخ کے جو مرزاپور تک جائیگی ریلوے لائن کھولنے کی مشورت کر رہی ہیں - مہارانی میسور نے اپنے دربار میں دو لیڈیوں مسز کمینا مل اور مسز سرینگا مل کو مدراس یونیورسٹی کے متعلق بی اے پاس کرنے کے عوض میں عزازی خلعت عنایت فرمائی ہے خلعت میں ایک جڑاؤ طلائی کڑا قیمتی ایک ایک ہزار روپیہ - ایک ایک ساڑھی ہے جن کی قیمت ڈیڑھ ڈیڑھ سو روپیہ ہوگی اور ایک ایک جوڑا شالوں کا ہے - رنگون میں مسلمانوں کی طرف سے ایک انٹرنیشنل محمڈن ایسوسی ایشن قائم ہوئی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں اور غیر مسلمانوں کے درمیان اتحاد اور مسلمانوں کی مذہبی اور اخلاقی حالت درست ہو - نواب صاحب شاہ آباد (ہاردلیاں) نے اپنے علاقہ میں اعلان شائع کر دیا ہے کہ ممالک غیر کا سامان نہ خریدنے کی تحریک سے بالکل ہمدردی نہیں -

ایڈیٹوریل نوٹس

ٹٹی کی آڑ میں شکار کھیلنا۔ اپنے مخالفوں پر پھبتی کرنا حقیقت کو چھپانا۔ اور بے نام کے خطوط عیسائیوں کی طرف سے شائع کرنا قادیانی مرزا کا دیرینہ شیوہ اور بائیں ہاتھ کا کرتب ہے چنانچہ اسی اصول پر ۱۵ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء کے بدر نے "ایک پادری صاحب کا خط بنام حضرت مسیح موعود" شائع کیا ہے اور نیچے نام نہیں دیا اگر وہ پادری صاحب ہیں اور انکو مسیحی مذہب کا بطلان اور مرزائی سچائی ثابت ہو گئی ہے تو پھر اخفائے اسم کے کیا معنے؟ حق جوئی اور حق گیری میں شرم ہی کیا؟ جب آپ قائل ہو گئے ہیں اور کہتے ہیں کہ "میں مجبور ہوں کہ آپ کو ہی مسیح مان لوں" تو پھر ڈنکے کی چوٹ دن دوپہری کو باہر نکلیں اور میدان میں آئیں۔ خط کے مضمون سے ایسا معلوم ہوتا ہو کہ یہ خط یا کم از کم اس خط کی سرخی قادیانی گپ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔ ایڈیٹر صاحب اسکو "پادری صاحب" لکھتے ہیں مگر وہ خود اپنے آپکو یوں لکھتا ہے "میں ایک عیسائی تھا"۔ ماضی بعید کا صیغہ ہے یعنی کسی زمانہ میں تھا مگر اب اس خط کے لکھتے وقت نہیں ہوں۔ "لو کیا اب میں مجبور ہوں کہ آپ ہی کو مسیح مان لوں"۔ پھر بھلا اس گپ کا کیا ثبوت ہو کہ "توریت اور انجیل میں لکھا ہے کہ جب مری پڑیگی اور قحط پڑیگا اور جابجا سخت بھونچال آوینگے اور چاند اور سورج اور ستاروں میں نشانات ہوں گے تب ایک شخص آئیگا جو مسیح ثانی ہوگا جیسے کہ ایلیا کا آنا تھا اسی رنگ میں مسیح کا آنا ہوگا" فقرہ "توریت اور انجیل میں لکھا ہے ...." کسی پادری صاحب کا فقرہ نہیں ہو سکتا کیونکہ "توریت" میں مسیح کی آمد ثانی کا مطلقاً ذکر نہیں ہے۔ اگر ہے تو وہ پادری اس کا پتہ دے۔ یہ عبارت محض کسی ناواقف کی گھڑنت ہی نہیں یہ بھی بتائے کہ فقرہ تحت الخط انجیل میں کہاں درج ہے "جو مسیح ثانی" "جیسے ایلیا کا آنا تھا اُسی رنگ میں مسیح کا آنا ہوگا" ان فقرات کا ثبوت نقلی انجیل سے دیجئے۔ ہمیں تو اس خط کے فقرہ فقرہ اور لفظ لفظ پر شک ہو کہ یہ خط کسی پادری صاحب تو درکنار کسی لائق اور محقق عیسائی کا بھی ہو۔ واللہ اعلم

قابل توجہ حکام این۔ ڈبلیو ریلوے۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے نے جو جو انتظام اور سہولتیں مسافران ریل کے لئے کی ہیں ہم ان کے دل سے مشکور ہیں اور انکی نیت بہبودی خلائق کے مداح ہیں۔ مگر ازحد افسوس اور شکایت کا مقام ہے کہ امرتسر کے ریلوے سٹیشن پر بڑی بے ضابطگی اور ظلم ہوتا ہے۔ آٹھ بجے شام کو جو یہاں سے بمبئی میل ٹرین روانہ ہوتی ہے اس میں تیسرے درجہ کا ٹکٹ تو دیا جاتا ہے مگر ریل پر چڑھنا محال ہوتا ہے پھاٹک کوئی نہیں کھلتا۔ انٹرمیڈیٹ کلاس کے پھاٹک سے داخل نہیں ہو سکتے۔ بیچارے مسافر ادھر ادھر دوڑتے پھرتے ہیں۔ دھکے کھاتے ہیں۔ ٹرین سے رہ جاتے ہیں۔ اکثر لوگ کوئی کس ۲ر سے ۳ر وغیرہ دیکر بصد مشکل چڑھتے ہیں بابو لوگ اور پولیس کے کانسٹیبل لوگوں کو تو دھکے دیتے رہتے ہیں مگر جب کوئی یورپین کسی کو ریل پر سوار کرنے کے لئے انہیں کے سامنے سے لیجائے تو چوں تک نہیں کرتے۔ اس سے رعایا کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ امید قوی ہے حکام این۔ ڈبلیو ریلوے اس طرف ضرور توجہ دینگے اور ہم جلد انتظام کے منتظر ہیں

ہندوستانی مسیحیوں اور مشنری صاحبان سے اپیل

یہ امر تو ناظرین سے مخفی نہیں کہ نور افشاں مسیحی دین اور مسیحی پبلک کی خدمات کے لئے وقف ہے۔ وہ چونتیس سال سے ہندو مسلمان اور دیگر مذاہب کے حملوں کا لگاتار مقابلہ کرنے اور مسیحی مذہب کی اشاعت میں دم بے تکان کوشش کرتا رہا ہے اور کر رہا ہے جو اس کا فرض ہے۔ اور آئندہ کو بھی بصدق دل وعدہ کرتا ہے کہ وہ اپنی خدمات مبرورہ و مبرورہ کو حتی الوسع بجا لانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریگا۔ صرف اپنے محسنان کے احسانات کا خواہشمند ہو جس قدر مہربانیاں اس کی مسیحی پبلک نے تا ہنوز کی ہیں وہ انکا تہ دل سے مشکور ہے مگر ساتھ ہی اس کے افسوس کے ساتھ استدر عرض کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہے کہ جو قدر نور افشاں کی کرنی چاہیے تھی وہ آپ لوگوں نے نہیں کی۔ اپنی توجہ کو اس کی طرف پورے پورے طور پر مبذول نہیں فرمایا جب آریاؤں ہندوں اور مسلمانوں کے اخبارات کی قدر ان قوموں کی طرف سے خاطر خواہ کیجاتی ہو۔ اور وہ انکی توسیع اشاعت میں تن من دھن ارپن کر رہے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ ہمارے مسیحی بھائی کانوں میں تیل ڈالے بے فکر سو رہے ہیں؟ ہم بڑے ادب اور منت سے ناظرین اور جملہ خریداران و مشنری صاحبان کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ نور افشاں آپکا اخبار ہے۔ آپ لوگ اس کی توسیع اشاعت میں ہمہ تن کوشاں ہوں۔ اگر آپ یہ کام اپنے ہاتھوں میں نہ لینگے تو اور کون لیگا؟ چاہیے تھا کہ اس معاملہ میں آپ لوگ غیر مسیحیوں کے لئے نمونہ بنتے مگر اب تو صورت ہی معکوس ہے۔ ہمکو مجبوراً آپ لوگوں کے سامنے انکا نمونہ پیش کرنا پڑتا ہے۔ آپ لوگ اپنا فرض ادا کریں اور ہم اپنا فرض حتی المقدور پورا کرنیکو تیار ہیں اور اگر کوئی صاحب کسی قسم کا مشورہ ترقی اخبار کے بارہ میں دیں تو اس پر کافی غور و پرداخت کے بعد عملدرآمد کیا جائیگا۔ لہٰذا ہماری عرض کل مسیحیان ہند سے اور خریداران و مشنری صاحبان سے یہ ہے کہ ہر ایک شخص نور افشاں کا سچا حامی اور مربی ہو کر کم از کم صرف ایک ایک مستقل خریدار پیدا کر دے اور اپنا اور اس نئے خریدار کا زر چندہ بابت سنہ ۱۹۱۰ء ماہ ستمبر کے آخر تک دفتر ہذا میں ارسال کر دے یا وی پی روانہ کرنیکی اجازت بھیجے تو اُس کو اکتوبر نومبر و دسمبر کے پرچے بلا قیمت مفت ملتے رہینگے اور مزید برآں شکریہ کے مستحق ہوں گے اور اخبار کے مربیوں میں شمار کئے جائینگے۔ ہمیں امید واثق ہے کہ ناظرین ہمارے اس تھوڑے کو بہت سمجھکر ضرور اپنی توجہ کو اس طرف مبذول فرمائینگے۔

وفات مسز نجم الدین ڈیرہ غازی خان ہمیں ڈاکٹر صاحب اور ان کے کل لواحقین کے ساتھ مسز موصوفہ کی وفات کی ہمدردی اور غم ہے۔ خدا اس کے پسماندوں کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ مضمون مرسلہ متعلقہ وفات ہذا ہو کر دیر میں آیا اور کاپیاں جم چکیں تھیں اس لئے اس ہفتہ درج نہیں ہو سکا۔ نامہ نگار صاحب معاف فرماویں آئندہ ہفتہ بالضرور درج ہوگا

ہوائی جہاز کی مہم قطب شمالی کو۔ تری اور خشکی کی سیر و سیاحت کے لئے تو سامان اور وسایل مدت سے موجود ہیں اور طرح بطرح کی ایجادات ظہور میں آئی ہیں اب آسمانی سیر و سیاحت کے لئے بھی کچھ عرصہ سے بڑی سرتوڑ کوشش کیجارہی ہیں۔ منجملہ اُن کے آجکل ایک ہوائی جہاز تیار ہوا ہے۔ اور بالکل جدید طرز و بناوٹ کا ہے۔ اسمیں سولہ ہزار پونڈ یعنی ۸ ہزار سیر یا دوسو من پختہ وزن اٹھانیکی طاقت ہے۔ اُس کا اپنا وزن معہ مشینوں اور دیگر آلات کے وزن مذکورہ بالا سے نصف ہے قبل ازین جسقدر ہوائی جہاز بنے تھے وہ سب قلیل مسافت کو کثیر سرعت کے ساتھ طے کرنیکے لئے تیار کئے گئے تھے مگر یہہ معمولی سرعت سے طول طویل مسافت طے کریگا۔ یہہ جہاز شہر سپٹیز برگن سے روانہ ہوکر قطب شمالی کو جائیگا اور پھر وہیں واپس آجائیگا۔ کل فاصلہ جانے آنے کا ۱۲ سو میل ہوگا۔ اور ۱۲ میل فی گھنٹہ کے حساب سے سو گھنٹے میں کل سفر ختم کیا جائیگا۔ یہہ جہاز لکڑی اور اسپات سے بنایا گیا ہے۔ طول جس کا ۵۲ ½ فیٹ اور عرض ۹ فیٹ ہے۔ اس جہاز میں تین منزلیں ہونگی درمیان کی منزل کا طول ۱۲ فیٹ اور ارتفاع ۷ فیٹ ہوگا جسمیں اہل جہاز قیام پذیر ہونگے۔ کھانے پکانے اور پوشش وغیرہ کا کل سامان ایک خاصہ ذخیرہ میں موجود ہوگا۔ اس ہوائی جہاز میں دو موٹر کار ہوں گے جنمیں سے ایک کی ۵۵ اور دوسرے کی ۲۵ گھوڑوں کی طاقت ہوگی۔ پہلا موٹر کار تو اس کے اگلے پیچ کو چلائیگا اس کا قطر ۱۲ ½ فیٹ ہے اور فی منٹ ۳۰۵ دفعہ گھومتا ہے۔ یہہ دونوں موٹر علیحدہ علیحدہ بھی اور ملکر بھی کام کرسکتے ہیں۔ تخمینہ لگایا گیا ہے کہ بڑا موٹر ۱۲ میل فی گھنٹے اور دونوں ملکر ۱۸ میل فی گھنٹے کی تیزی دے سکتے ہیں ؛

کل پانچ آدمی اس پر سوار ہونگے جنمیں سے تین آدمی ہمیشہ اس کے چلانے وغیرہ کے کام میں مشغول رہینگے ایک تختہ جہازرانی پر دوسرا تیوار کی حرکت دینے اور دیگر آلات کی محافظت پر مامور ہوگا اور تیسرا انجن کے کمرہ میں رہیگا۔ تخمینہ لگایا گیا ہے کہ ان اشخاص میں سے ہر ایک ہر روز ہمیں چار گھنٹوں سے زیادہ سونے کے قابل نہوگا۔ اور تجویز کی گئی ہے کہ جہاز ۴۰۰ سے ۵۰۰ فیٹ اوسط کی بلندی سے زیادہ بلند نہ کیا جائے اہل جہاز میں اول تو مسٹر ولمین موجد جہاز خود ہوں گے۔ پھر سلطنت متحدہ امریکہ کی سرکار اور واشنگٹن کی نیشنل جیوگرافیکل سوسائٹی کیطرف سے میجر ایچ ڈی ہیرسی صاحب بطور سائنٹیفک ابزرور اور جہازران کے۔ اور ایم گھاستن ہرولو جو مشہور و معروف ہوائی جہازران ہیں۔ اور مسٹر ایم جے مستھہ صاحب جو بے تار کی تاربرقی میں ماہر ہیں اور مسٹر پال کولارڈ یو ہونگے۔ یہہ آخرالذکر صاحب موٹر کاروں پر متعین رہینگے میجر ہیرسی اور مسٹر مستھہ صاحبان پیرس سے ناروے کو روانہ ہوگئے ہیں تاکہ شہر ہیمر فسٹ میں اس مہم کے متعلق بے تار کی تاربرقی کا پہلا سٹیشن قائم کریں۔ اور آرکٹک سٹیمر فرتجوف کو تیار کرینگے۔

سلفیورک ایسڈ کم از کم ۱۰۰ ٹن اور لوہے چون ۶۰ ٹن گاس بنانے کیلئے اسمیں مستعمل ہوگی جس سے اس ہوائی جہاز میں نفخ پیدا کیا جائیگا۔ اس سے اس ہوائی جہاز کے غبارہ کی بڑی وسعت اور پھیلاؤ ظاہر ہوجاتا ہے اس کا طول ۱۶۴ فیٹ ہے اور قطر ۵۰ فیٹ اور کل سطح ۲۱۰۰۰ مربع فیٹ ہے جسمیں ۲۲۴۰۰۰ مکعب فیٹ ہائیڈروجن گاس ہوگی۔ اس غبارہ کی بناوٹ پر ۵ ہزار مربع گز سامان صرف ہوا ہے۔ اس غبارہ کی تین تہیں ہیں اور ہر تہ پر ربڑ کا غلاف چڑھا ہوا ہے۔ اور تینوں ضخامتیں سیمنٹ کے ذریعہ سے ایک دوسرے کے ساتھ پیوستہ ہیں۔ اگر تمام سامان کافی اور حالات موافق ہوئیں تو اس مہم کی روانگی ماہ اگست میں ہوگی۔ سپٹیز برگن سے روانہ ہونے کے عین وقت ہی سے قطب شمالی تک پہنچنے کے کل عرصہ میں بے تار کی تاربرقی کے ذریعہ سے اہل جہاز سپٹیز برگن اور ہیمر فسٹ کے ساتھ برابر بات چیت کرتے رہینگے۔ اور ممکن ہے کہ مسٹر ولمین اپنی آسمانی سیر و سیاحت کے تمام حالات اس اثنا میں برابر ان مقامات پر پہنچاتے رہینگے تجویز کی گئی ہے کہ اگر قطب شمالی تک پہنچ گئے اور وہاں سے سپٹیز برگن کو واپس آتے وقت ہوا کا رخ مخالف ہوگیا تو ہوا انکو سائیبریا۔ برٹش نارتھ امریکہ۔ الاسکا۔ یا گرین لینڈ میں لے جائیگی۔ اس لئے ہر طرح سے وہ تیار رہینگے اور ہوا کا مقابلہ بہت کم کرینگے اور ہوا ہی کے رخ پر چلینگے اگر وہ ان مقامات میں سے کسی مقام پر جا پڑے اسکے لئے کنیڈا۔ یونائیٹڈ سٹیٹس۔ ڈنمارک اور روس کی اور دیگر جیوگرافیکل سوسائٹیوں نے پہلے ہی سے اُن مقامات کی بابت آگاہی دیدی ہے۔

اگر اس ہوائی جہاز کو کسی قسم کا گزند پہنچا تو یہہ مہم چند سالوں کے تکمیل پائیگی۔ تخمینہ لگایا گیا ہے کہ اگر ہوائیں موافق رہیں تو یہہ کل سفر ۵ دنوں میں اور اگر ناموافق رہیں تو پندرہ دنوں میں طے ہوجائیگا۔ اُن کے پاس ۷۵ دنوں کے لئے کافی خوراک ہوگی۔

زنانخانہ میں اصطباغ۔ ذیل کا دلچسپ بیان ایک انگریزی اخبار ایسٹ اینڈ ویسٹ کا ہے کہ چند برس گذرے ہیں کہ ایک شخص نے اپنے خاندان میں بڑا دلیرانہ نظارہ دیکھا۔ اس کی بیوی مدت سے در پردہ مسیح کی شاگرد تھی اور بائیبل کا مطالعہ ہمیشہ کیا کرتی تھی مگر علانیہ مسیح کا اقرار کرنے اور بپتسمہ پانے کا اُسکو موقع نہ ملا۔ اسی اثنا میں وہ بیمار ہوکر قریب المرگ ہوگئی تھی جبکہ اس نازک آخری وقت میں اس شریفہ کا خاوند

اس کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو اُس نے اپنے خاوند سے کہا کہ ذرا اُس سامنے کی میز کی دراز میں سے وہ کتاب نکال لا ناجو مدت سے میری صلاح و مشورہ اور اطمینان دلی کا باعث رہی ہے۔ خاوند فوراً اٹھا اور کتاب میز کی دراز میں سے نکال کر بیوی کو دی۔ بیوی نے کتاب اُس کے ہاتھ سے لے لی اور بڑی سنجیدگی و اطمینان قلبی سے اسکو اپنے سینے پر رکھ لیا۔ اور اس بیشقیمت خزانہ کے لئے خدا کا شکر کیا اور اس کو مبارک باد کہا۔ بعد میں اپنے خاوند سے پانی لانے کی درخواست کی۔ خاوند اگرچہ اپنی بیوی کے اس غیبی مطلب سے مطلقاً ناواقف تھا مگر اس کی عرض کی فوراً تعمیل کردی۔ تب اُس عورت نے پانی کا وہ برتن اپنے ہاتھ میں لے لیا اور آسمان کی طرف نظر اُٹھا کر اس عمل پر جو وہ کرنیکو تھی برکت چاہی اور خدا سے دعا کی کہ اے خدا! اگر میں اپنے اس کام میں غلطی کر رہی ہوں تو تو اس کو معاف فرما۔ پھر اُسنے رب و ابن و روح القدس کا نام لیکر پانی اپنے سر پر ڈال لیا اور چند لمحوں کے بعد خداوند میں سوگئی۔

اس بیان سے اُن ایماندار اور شریف مستورات کو اصطباغ دینے کی طریق و تجویز کی ضرورت محسوس ہوتی ہے جو زنانخانوں میں پردہ کے اندر ہی رہتی ہیں اور کسی نہ کسی وجہ سے باہر نہیں آسکتیں۔ اِس کام کے لئے کوئی ایسا زنانہ انتظام ہونا چاہئے کہ اُن مستورات کو انہیں کے گھروں میں کوئی زنانہ مشنری نہ صرف بپتسمہ ہی دے بلکہ عشاء ربانی کی رسم بھی ادا کر سکے۔ اس کام کو پورا کرنے کے لئے زنانہ مشنری اور دیگر ایونجلسٹک لیڈیز کو آرڈینیشن دینا ضروری ہے۔ ممکن ہے کہ مستورات کے لواحقین اور خاوند اس عمل سے کبھی ناراض یا مخالف نہیں ہونگے مخالفت اور ناراضگی کا بڑا بھاری اور واقعی باعث یہہ ہو کہ مستورات کو علانیہ مسیح کا اقرار کرنے اور بپتسمہ پانے کے لئے اپنے خاندوں اور لواحقین سے جدا ہونا پڑتا ہو جو اُن کے لئے ایک شاق امر ہے۔ عورات کو زنانخانہ میں اصطباغ دینے سے کسی قسم کا نقصان نہیں ہوسکتا بلکہ فائدہ ہی نظر آتا ہے۔ کیا جانیں کہ یہہ عمل ایک وقت اِن کے خاوندوں اور دیگر رشتہ داروں کو مسیح کے پاس لانیکا باعث ہوجائے۔ اکرنتھیوں ۷: ۱۰ سے ۱۴ تک کو بغور پڑھو اور رومیوں ۱۶: ۱۵ کے ساتھ اور اسی قسم کی دیگر آیات کے ساتھ مقابلہ کرو۔

عظماء جاپان کی رائیں مسیحیت پر رگینجی کتاوکا

ایم۔ پی (دسمبر ۱۹۰۸ء میں فوت ہوگیا) اور جو لوئر ہوس میں چار دفعہ پریزیڈنٹ رہ چکا ہے۔ اور دوشیشا یونیورسٹی اور ٹوکیو والی ایم سی اے کا اپنی وفات کے وقت پریزیڈنٹ تھا یوں کہتا ہے ”مغرب میں وہ فضایل ہیں جنہیں جاپان قاصر ہے۔ اور وہ اعلی معراج راستی اخیڈیلس اور ایک عملی راستبازی ہے جسکی جاپان کو حاجت ہے۔ مثلاً کام ہاتھوں میں اپنی طاقت کو خرچ کرنا۔ فیضرساں کاموں میں کامیاب ہونا۔ اپنے ہی ملک میں محبت والی طبیعت کا عادی کرنا۔ ان تمام باتوں میں وہ ہمسے بہت ہی بڑہے ہوئے ہیں جس کا کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا“

مسیحی ہونے کی حیثیت سے میں اُس دعوت کو پہچانتا ہوں جو خدا نے مجھے دی ہے اور اسیطرح میں یقین کرتا ہوں کہ ہمارے ملک کا ایک خاص مشن رکام ہے اور وہ یہہ ہے کہ سب سے پہلے وہ مسیحی تعلیم کے جوہر کو ہضم کرے اور اپنی اصلاح کرے اور پھر مشرق کے تمام دیگر ممالک کو روشنی میں لیجائے“

”آقا کے ساتھ نمک حلالی اور والدین کے ساتھ حسن سلوک پوشیدہ مذہب کی اصلی تعلیم ہے۔ آقا و اُن کے آقا کے ساتھ نمک حلالی اور والدینوں کے والد کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔ خدا کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی اور غیر مرئی نمک حلالی اور دینداری اور ساتھ ہی اسکے انسان سے نمک حلالی اور حسن سلوک کرنا ہی مسیحی مذہب کا ست ہے۔ ...... جاپان کو جو خادمانہ نمک حلالی اور فرزندانہ دینداری کی تعلیم سے بنہایت پُر نم ہے چاہئے کہ وہ خدا کی تعلیم اور اس کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں مسیحی تعلیم کی نہایت ہی مکمل تشریح کرے اور اس کے اور اس کے حسب حال بنے“۔

وی آنریبل ایس۔ ایباروجو کئی بار ایم پی اور سابق کیبنٹ کی ہوس کمیٹی کے میر مجلس وغیرہ رہ چکے ہیں اور اُن تین اسماء گرامی میں سے ایک ہیں جو لوئر ہوس کے پریزیڈنٹ ہونے کی خاطر شہنشاہ کے پیش ہوئے تھے اور آزابو اکیڈیمی کے پریزیڈنٹ رہ چکے ہیں انکی شہادت حسب ذیل ہے۔ ”اُن بڑے بڑے آدمیوں میں سے جو انتظام جدیدہ کے ابتدائی عرصہ میں موجود تھے اکثر غیر ملک کے مشنریوں کے مدرسوں کے تعلیم یافتہ تھے“ کہا جاتا ہے کہ موجودہ جاپان کی سب سے بڑی ضرورت انتظامیہ ترقی ہے۔ مگر اس انتظامیہ انکشاف کی بنیاد اعتماد ہو۔ اور یہہ اعتماد صرف اسی اخلاقی اور مذہبی تعلیم کا ثمرہ ہے جس کی بنیاد مسیحیت پر ہے۔ مغربی ممالک کی تہذیب مقابلتہً۔ مثل ہاتھ کے ایک حسن انتظام ہے جسمیں تمام انگلیاں مناسبت کے ساتھ انکشاف پاتی ہیں وہ (اہل مغرب) نہ صرف فنون ہی میں بلکہ تعلیم میں بھی اور نہ صرف تجارت میں بلکہ مذہبی طریقوں میں بھی سبقت لے گئے ہیں۔ مگر جاپان کی طویل انگشت وسطی حب الوطنی ہے۔ بہت خوب ہے۔ مگر دوسری انگلیاں خصوصاً اخلاقی تعلیم۔ مثل نیم نبوت چھوٹی چھوٹی انگلیوں کے ہیں۔ ہماری ضرورت مسیحی تعلیم سے مسیحی کیرکٹر لینے کی ہے“۔

”ز۔ سیرتا۔ ویسٹراڈمیرل آئی جے نیوی (دسمبر ۱۸۹۹ء میں فوت ہوگیا) اور اپنی وفات کے وقت ٹوکیو کی وائی ایم

سی اے کا پریزیڈنٹ لورگیجیٹ اناپوس نیول اکیڈمی کا قول ہے" پہاڑی وعظ کی کمل تشریح خواہ کیسی ہی شکل ہو مگر اخلاقی تعلیم نے مجھے تاسف کے آنسوؤں سے رلایا۔ مجھے بالخصوص اس حکم پر تعجب آیا کہ اپنے دشمنوں کو پیار کرو۔ واقعی یہہ آواز نہ تو مشرق یا مغرب میں اور نہ ہی قدیم وجدید زمانہ میں سنائی دی۔ اور اگرچہ ہم اس حکم کو پورے پورے طور پر سمجھنے کے ناقابل ہیں۔ اگر ہم اسکو علم اخلاق کی چوٹی تصور کریں۔ تو بھی ہم مہذب ممالک کے مذہب کے آگے جبرًا سرنگوں کرینگے"

پروفیسر ایچوم ما تیڈا تے جو ایک مشہور معروف پجاری بدھ مت کا ہے اس نے گذشتہ سال ناگا تسو میں ایک درس دیتے ہوئے کہا۔" بیس برس کے اندر کوئی بدھ ازم باقی نہ رہیگا۔ اسوقت صرف چالیس آدمیوں سے زیادہ کا یقین اصالتًا اُس پر ہے تعلیمیافتہ جوانوں پر اس کا اثر ہٹ گیا ہے جب میں نے چھٹے گورنمنٹ کالج کے پریزیڈنٹ سے اس کے مدرسہ کے بدھ ازم کی بابت پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ صرف تین چار پیرو بدھ مذہب کے ہیں مگر دس یا زیادہ مسیحی ہیں۔ اور یہہ کل جاپان میں تعلیمیافتہ لوگون کے اندر کی ایک خاصی دلیل ہے"

مسیحی کارندون کے لئے ہدائتین۔

مسیحی کارندے کا حقیقی مزاج۔

ا۔ بے غرضی۔ ہمدردی۔

پچھلے سبق میں کارندے کے حقیقی مزاج کی منفی حالت کا فوٹو دکھلایا گیا تھا یہہ سبق اس کی اثباتی حالت پر مشتمل ہے۔ ہم کو کوشش کرنی چاہئے کہ بجائے جھجک کے ہم ان خوبیوں کو ترقی دین جنکا اس سبق میں ذکر کیا جاویگا۔ ہم پہلے فرقتیوں کے ۱۳ ویں باب کی روشنی میں اس سبق کا مطالعہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس کی تشریح ہم پر اس عجیب محبت کی گہرائی اور راز کو منور کرتی ہے۔ جو ان الفاظ سے نمایان ہے۔ محبت ذاتی مفاد کو مدنظر نہیں رکھتی۔ جو لوگوں کو مسیح کے قریب لانا چاہتا ہے۔ اس کا فرض ہے کہ پہلے اس بات کو ذہن نشین کرے کہ بے غرضی بڑی خوبی ہے۔ اس روح کا دوسرا پہلو اوروں کی ہمدردی ہے جس طرح خدا کی ہمدردی اس کے شخصی کام میں ہمارے لئے جلوہ افگن ہوتی ہے۔ اس طرح ہماری ہمدردی ہمارے ہم جنسوں کے لئے ہمارے شخصی کام میں ظاہر ہوگی۔ پولوس اس بات کا ذکر فلپیوں ۲:۵۔۱۱ میں کرتا ہوا زور سے کہتا ہے کہ تمہارا مزاج وہی ہو۔ جو ہمارے خداوند یسوع مسیح کا بھی تھا" اور بتلاتا ہی کہ یسوع مسیح کا مزاج یہہ تھا کہ اس نے آپ کو خالی کیا تاکہ ہماری نجات کے کام کو پورا کرے۔

اصلی بے غرضی تو عنقا ہے آج کل کلیسیا میں جو مسیحی خدمت کی نسبت ہر جگہ لاپرواہی پھیلی ہوئی ہی اس کا سبب آسانی سے معلوم ہوسکتا ہی جب قیمت صلیب بوجھل معلوم ہونے لگتی ہے تو ہزاروں جنہوں نے مسیح کا جو انکی نجات کی خاطر لہولہان پاؤں اور پیشانی کے ساتھ گلگتا کے پہاڑ پر چڑھا نام قبول کیا ہوا ہے اس کی خدمت سے ہٹ جاتے ہیں۔ وہ اُس نجات اور اُسکی تمام برکات کو تو لینا چاہتے ہیں مگر اس کی تکالیف میں شریک ہونے سے پہلوتہی کرتے ہیں۔ کون شک کرسکتا ہے کہ خدا نے بہتوں کے لئے یہہ الفاظ کہے ہونگے مجھ سے دور ہو میں تمکو نہیں جانتا۔ اس شخص کی جو مسیحی کہلاتا ہے خودغرضی کی زندگی بڑا تمسخر ہے۔ زبانی جمع خرچ کرنے والے مسیحیوں پر دنیا ہنستی ہے۔ لیکن جو لوگ مسیح کے بے غرضی مزاج کو ظاہر کرتے ہیں تو لوگ انکی قدر پہچانتے اور انکی طاقت کو محسوس کرتے ہیں اور خدا انکو استعمال کرکے مبارک نتیجے پیدا کرتا ہے۔

دعا۔ اے تو جس نے خودی کو مصلوب کیا میری زندگی میں سے ہر ایک بات جو تیرے نمونہ پر نہ ہو بھسم کردے اور مجھے توفیق عطا کر کہ میں بھی خودی کو جو انکی فرض میں سدراہ ہوتی ہے۔ مصلوب کرون

مُراسلات

جناب ایڈیٹر صاحب نور افشاں زادعنایتکم

مزاج مبارک۔ میری نگاہ سے تجلی لاہور کے وہ مضامین جنکا عنوان چراغ دین تھا گذرے۔ راقمان مضامین بامدی ہیں۔ جنہوں نے حقیقت الامر کو پبلک پر ظاہر کرکے مرزائی امت میں ہل چل مچا دی۔ اور جناب مرزا صاحب تو بغلیں بجا نیکی عیوض اب بغلیں جہانک رہے ہیں۔ کیونکہ اس گروہ کو معہ پیر صاحب مطلق یہ معلوم نہ تھا کہ گنگوہی کے قدردان پنجاب و ہندوستان میں موجود ہیں۔ اس میں تو کوئی شک ہی نہیں کہ مولوی چراغدین نے مسیحیوں کی بھی مخالفت اپنی کتاب منارة المسیح میں کی جسکا جواب انکو فورًا دیا گیا۔ لیکن ہم اُس روح کی داد دیتے ہیں جس نے انکو بائیبل شریف کا از سرتا پا غیر مبدل اور حق ہونا منوایا۔ اور مسلمانون پر مثل قرآن قابل ایمان ٹھہرایا۔ خداوند یسوع کی صلیبی موت اور تیسرے روز جی اٹھنا اور بعد ۴۰ یوم کے رفع الی السما بسند انجیل جلیل و قرآن مان لیا۔ علاوہ بریں انکی موت کو فدیہ

(۱) یہہ کتاب بقیمت ۵ معہ محصول ڈاک غلام لوہار اردو بازار شہر جموں سے ملسکتی ہے۔

گناہ تسلیم کیا۔ صرف ان کے اعتراضات آیت کی تفسیر پر ہوا کرتے تھے۔ نہ تن کلام پردہ محمدی ہو کے یہی تھا

آدم بر سر مطلب

چونکہ مولوی مرحوم جموی تھا اور اسی جگہ دفن ہوا۔ اس لئے ناظرین نورافشاں کی دلچسپی کے لئے آج ہم بھی اپنی قلم کو میدان میں جولان دیکر مرحوم کی کچھ کیفیت اور مرزائی اتہام کی بطالت ظاہر کرتے ہیں۔

۴۔ اپریل ۱۹۰۶ء کو مولوی مرحوم کا سفر اس دار ناپائیدار سے کمال صبر و اطمینان سے ہوا۔ نہ ہی انکو طاعون ہوئی اور نہ ہی وہ کسی قسم کے وبائی پنجہ میں گرفتار ہوئے بلکہ بمقتضائے سنوں ہونے کے خدائی حکم کل نفس ذائقۃ الموت کو پورا کیا درحقیقت کتاب منارۃ المسیح میں آپ نے بڑا ہی پختہ سے مرزائی طلسم کو حسین کیطرح وہ دہکا لگایا۔ کہ مرزا اور اس کی قلم پر اب تک رعشہ پڑا ہے۔ کیونکہ اس کی مدلل دلائل مرزا صاحب کے دل کو لرزا رہی ہیں۔ الحکم اور بدر کی واہی تحریر جو اضعف حالی دلایل کو مطلقاً اکھیڑ نہیں سکتیں چہ جائے کہ جنبش بھی ہو۔ البتہ حضور والا کا معجزہ قلع قمع کرتی رہینگی۔ مثل مشہور ہے۔ "گھر کے بھیدی سے راون مارا گیا"۔ چراغ دین آپکا بھیدی تھا۔ اس نے آپ کے اوہام باطلہ کو بسند قرآن و احادیث خوب ہی ادھیڑا۔ اور اپنی اتمام حجت آپ پر بخوبی کر گیا لیکن بجائے اس کے کہ آپ اس کے مشکور ہوتے بعد از مرگ اس بندہ خدا کو خوب ہی کوسا۔ اور اس ضرب شدید کو جو وہ آپ کے دل پر لگا گیا تھا عمدہ طور سے ثابت کر دکھایا۔ ع

جادو وہ جو سر پر چڑھ کے بولے

اس وقت اخبار بدر ماہ اپریل مطبوعہ قادیان ۱۹۰۶ء کے دو پرچے ہماری میز پر پڑے ہیں۔ اور ہمکو پڑھکر بار بار حضرت سعدی کے اشعار مندرجہ ذیل یاد آتے ہیں ؎

شور بختان بآرزو خواہند
مقبلاں را زوال نعمت و جاہ

چراغدین کی نسبت جو اتہام آپ نے اور آپکے نامہ نگار نے لگائے وہ تو کوہ ہمالیہ سے بھی بلند و بالا ہیں۔ ہم کہاں تک انکی تکذیب میں اپنا بیش قیمت وقت ضائع کریں دروغ کو فروغ کب ہوتا ہے ہاں اس میں کچھ شک نہیں کہ آپ کا حسد و کینہ دلی خوب ظاہر ہو گیا جس خزانہ کے آگے قارونی خزانہ بھی ہیچ ہے۔ آپ کے ہفوات کا جواب اہل جموں نے بذریعہ محضر نامہ دیدیا تاکہ دروغ گو کا روسیاہ ہو۔ آپکا نامہ نگار بدر جو لکھتا ہے کہ پادری یعقوب مسیح اس کے مدح خوان ہیں اور انکی آخری تصنیف اعجاز محمدی کے چھپوانے کے لئے بڑے کوشاں ہیں حتی کہ اپنے پاس سے مبلغات دینے کو بھی تیار ہے۔ وغیرہ

دریں چہ شک۔ ہم انصاف پسند حق گو اشخاص کے نہ صرف ظاہری دوست بلکہ روحانی خیرخواہ ہیں آپ جیسے تاریک القلب کے لئے بھی دست بدعا ہیں۔ کہ مثل چراغدین جموی و ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کے انکو اپنی گمراہی پر آگاہ کر کے حق کیطرف رجوع لائے رہا اعجاز محمدی کی بابت جسمیں بدلائل یقینیہ مولوی مرحوم نے جناب کو دجال ثابت کر دکھایا ہے۔ مجھے زر نقد دینے کی کیا ضرورت۔ یہہ تو فرض محمدیان ہے جو وہ کر رہے ہیں۔ ہم آپ کو خوشخبری دیتے ہیں کہ اس کی تمام کاپیاں کاتب نے لکھ لیں ہیں۔ جو عنقریب زیر طبع ہو کر بصورت رسالہ شائع کی جائیگی انشاءاللہ بطور خیرخواہی آپ کے نام ایک جلد خرید کر قادیان روانہ کرونگا شاید کہ آپ مستفید ہوں۔ ورنہ مریدان با عقیدت کا نمبر تو ضرور ہی کم ہوگا۔

وہ جو مسٹر اکبر مسیح صاحب کی نسبت آپ کے نامہ نگار نے ۲۵۰ روپیہ کا اتہام لگایا۔ محض غلط ہے انہوں نے تجلی میں اس کی تردید فرما دی کہ تم قادیانی کی ہر صدا کو جھوٹھ فرض کر لیا کرو۔ تاوقتیکہ اس کا سچ ہونا کسی آنا و آواز سے ثابت نہو اور یہہ شاذ ہی ہوا کریگا۔ اور ہم بجز اس کے مرزا صاحب اور ان کے نامہ نگار کو کیا کہیں ؎

دروغ آدمی را کند سرمسار
دروغ آدمی را کند بیوقار

کاشکہ آپ معہ مرید صاحب اپنی تحریر بے سروپا کو واپس لے لیتے تاکہ آپ کا نام دانائوں کی لسٹ میں درج ہو جاتا۔ لیکن آپکی بے پرواہی اور خاموشی نے مجھے مجبور کیا کہ حقیقت الامر پر نائید روشنی ڈالکر آپکی اور آپ کے چیلہ کی کاذبانہ تحریر ظاہر کروں ؎

خوش بود گر محک تجربہ آید بمیان
تا سیہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد

مرزا صاحب بدر مطبوعہ ۱۳ مئی میں بڑے فخر سے لکھتے ہیں۔ کہ چراغدین کے دو لڑکے اور ایک لڑکی طاعون میں مرے۔ اور پھر وہ ۴ اپریل ۱۹۰۶ء کو خود طاعون میں مبتلا ہو کر اس جہان سے گذر گیا اور اس نے مجھ سے صریح لفظوں میں مباہلہ کیا وغیرہ وغیرہ۔ مرزا صاحب جسطرح سے سچے مذہب سے محض ناآشنا ہیں۔ اسی طرح سے اناپ شناپ کہنے اور لغو واقعات کے تحریر کرنے میں یکتائے پنجاب ہیں ذرا سا ڈوبتے کو تنکے کا سہارا ہو۔ پھر کالموں کے کالم اپنے دعویٰ چٹ پٹے کیلئے سیاہ کر ڈالتے ہیں حقانی سے لنکا چھوڑ پلنکا جا پڑتے ہیں اور یہی ایک بات ہی جو انہیں راہ راست سے روکے ہوئے ہے۔

اس میں تو شبہ ہی نہیں کہ چراغ مرحوم کے دو لڑکے بعارضہ طاعون فوت ہو گئے جو کبھی آپ کے مرید نہ تھے لیکن انکی کوئی لڑکی طاعون میں فوت نہیں ہوئی



یہہ تو بالکل جناب کی سفید گپ ہے۔

ہم بڑے زور سے کہتے ہیں کہ مولوی مرحوم کے فقط دو لڑکے اور دو لڑکیاں تھیں بفضل ایزد متعال دو لڑکیاں آپ کے تحریر کی تکذیب کیلئے موجود ہیں

چلو بھر پانی میں اب تو ڈوب مرنا چاہئے ؎

دروغ آدمی را کند سرشار
گرچہ کو ہو رو سیاہی سے عار

رہا یہہ امر کہ چراغ الدین بعارضہ طاعون فوت ہوا۔ یہہ تو محض لچر و پوچ ہے۔ جو آپکی کم علمی پر صریح دلالت کرتا ہے۔ کسی مرید نے یوں ہی آپکو خوش طبعی کے طور پر لکھدیا ہوگا۔ بہتر ہوتا کہ آپ اپنے بہشتی مقبرہ یا مسجد اقصی کے حجرہ میں بیٹھکر مرحوم پر سب و شتم کر لیتے۔ بدر میں مشتہر کرکے ہندوستان و پنجاب پر عموماً اور اہل جموں پر خصوصاً اپنی بطالت کو ظاہر کر دیا۔ جس کا دفعیہ اہل جموں نے بذریعہ محضر نامہ کر دیا جو انشاء اللہ العزیز ہدیہ ناظرین کیا جائیگا

"اس نے مجھ سے مباہلہ کیا"

لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ مباہلہ تو شکیہ امر میں ہوا کرتا ہے نہ کہ اثبات شدہ باتوں میں۔ وہ تو آپکو تادم تسلیم مذہب اسلام کا دشمن اور دجال کذاب ہی سمجھتا رہا تو مباہلہ کس امر میں اس نے آپ سے کیا۔ خدا کے لئے کیوں لفظ الہام کو بدنام کرتے ہو اور دانشمندوں کو اپنے پر ہنسواتے ہو۔ ؎

سخن باید بدانش درج کردن
چو در سنجیدن آنگہ خرج کردن

مرزا صاحب نہ صرف چراغ دین ہی کی موت پر نازان ہیں بلکہ اُس کے فرزندوں کی موت پر بھی خوشیاں مناتے ہیں۔ اب ہمکو یقینی طور پر ثابت ہو گیا کہ ایمانداروں کی موت پر پھولنا اور بغلیں بجانا آپ ہی پر ختم ہے۔ کیونکہ آپ غضب الہی سے جو گنہگاروں پر آنیوالا ہے بالکل بے پرواہ ہیں۔ شاید اپنی زندگی کا ٹھیکہ شل سرنا کس جی مہاراج لیلیا ہوگا۔ لیکن یاد رہے کہ اُس کا پیٹ ایسے وقت میں چیرا گیا جس کا اُسے وہم و گمان ہی نہ تھا۔ آپ چراغدین اور اس کے فرزندوں کی موت کو غضب الہی سمجھتے ہیں۔ تو بھلا پھر ہمکو بتایئے کہ احمد شاہ اشتام فروش کے بیٹے پانچ پر و قالو چھٹی رسان جموی کی زوجہ پر کیوں غضب نازل ہوا جو بعارضہ طاعون ہی گذر گئے۔ موضع کوٹلی علاقہ سیالکوٹ پر طاعونی غضب کیوں نازل ہوا۔ مولوی مرحوم تو بھلا مخالف تھا اور اس کی مخالفت سندی تھی لاکن یہہ سب تو جناب کے شیدا و دلدادہ تھے۔ اوہو معاف فرماویں یاد آ گیا یہہ سب مریدان جو لقمہ طاعون ہو گئے۔ منافق ہو گئے۔ بحوالہ الوصیت و رسالہ کشتی نوح مگر ہم تو تب ہی تسلیم کرینگے جب آپ کے ناموں کی ایک علیحدہ لسٹ لکھدینگے کہ فلان فلان میلر مرید منافق ہے وہ ضرور ہی طاعونی پنجہ میں گرفتار ہوکر ہاویہ دوزخ میں گرایا جائیگا۔ ورنہ برعکس اسکے مرنے والونکا جناب کے مریدان باعقیدت ہونیمیں کیا شک ہے۔ لہذا بدر و الحکم میں جناب کی لایعنی تحریرات در بارہ مولوی چراغدین مرحوم جناب کی رسوائی کا باعث ہوئیں کیونکہ حق تعالی جب کسی شخص مخالف کا پیالہ لبریز ہونے دیتا ہے۔ تو ایسے ہی ناقص خیالات خنگوں کے بارہ میں اس سے ظہور میں آتے ہیں۔ اسی موقعہ کے لئے کسی نے فرمایا ؎

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنہ پاکان برد

اب ہم ناظرین نور افشان کے لئے محضر نامہ کی نقل اصل پیش کرکے مرزائی طلسم کے شیشہ فریب کو توڑ دیتے ہیں

نقل مطابق اصل

ردبہتان عظیم

۲۸ مئی ۱۹۰۶ء

ہم اہل اسلام و اہل ہنود جموں۔ اس امر کی تصدیق کرتے ہیں کہ مولوی چراغ دین مرحوم نہ پلیگ سے فوت ہوا۔ نہ اسکی زبان سیاہ ہوئی نہ اُس کا حلق بند ہوا۔ نہ اُسے قولنج نہ ہی اُس کا پیٹ پھولا۔ بلکہ وہ اپنے تقاضاء عمر اور لخت جگروں کے فراق درد میں خفیف سی حرارت ہونے کے بعد ہفتہ عشرہ کے اندر فوت ہو گیا۔ اور مرتے دم تک خدا کی رضا میں راضی تھا۔ اور یہہ بھی تصدیق کیجاتی ہے۔ کہ اسکی عورت بدچلن نہیں ہے۔ پرچہ ۱۹۔ اپریل ۱۹۰۶ء اخبار بدر قادیان کا بیان محض بغض قلبی اور غلطی پر مبنی ہے

العبدہائے اہل اسلام و اہل ہنود جموں

العبد[۱] شیخ احمد غسال مولوی چراغ دین مرحوم۔
العبد[۲] محمد رمضان درزی اردو بازار۔
العبد[۳] مولوی محمد دین جنازہ خوان امام مسجد غنی خان۔
العبد[۴] مستری غلام محمد آہنگر اردو بازار۔
العبد[۵] پیر اندتا حجام العبد[۶] خلیفہ نبی بخش العبد[۷] فتو نجار نشان انگوٹھا العبد[۸] امام شاہ العبد[۹] عبد درزی
العبد[۱۰] لڈا شاہ حلوائی العبد[۱۱] محمود پانڈی نشان انگوٹھا
العبد[۱۲] شیر محمد ٹھیکہ دار جموں العبد[۱۳] چودھری محکم دین ٹھیکہ دار جموں العبد[۱۴] فضل الدین ٹھیکہ دار جموں
العبد[۱۵] بندہ نور دین کاتب بقلم خود ملازم مطبع سرکاری
العبد[۱۶] محمد دین العبد[۱۷] پادری یعقوب مسیح
العبد[۱۸] فضل دین قنائل مستری العبد[۱۹] ستار سبزی فروش نشان ✗ العبد[۲۰] محمد دین صاحب اوورسیر ملازم ڈویژن جموں العبد[۲۱] غلام محمد روشنی والہ نشان مہر۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میں اس امر کی تصدیق حلفاً کرتا ہوں۔ کہ شیخ

چراغدین مرحوم جس کے دو بیٹے جوان رعنا فوت ہوگئے۔ مرحوم اپنے فراق فرزندان میں بیمار ہوکر اس دار فانی کو چھوڑ کر راہی ملک جاودانی ہوگیا میں ہر روز مرحوم مغفور کی عیادت کو جاتا تھا۔ چونکہ ڈاکٹر سید احمد کو بیمارنے بلکہ ڈاکٹر موصوف نے خود اس کا علاج شروع کیا جس کے علاج سے بیمار کو پسینہ اور اسہال آنے شروع ہوگئے۔ چونکہ خاکسار کو صحبت اطبائے یونانی کی برکت سے کچھ حسب استعداد خود سمجھ آگئی ہوئی ہے۔ اس واسطے سمجھا کہ ایسے ضعیف اور بڈھے آدمی کو جو عمر طبعی کو پہنچا ہوا تھا۔ اسہال و پسینہ وغیرہ کے آنے سے طبیعت کمزور ہوجاویگی۔ علاج ڈاکٹر موقوف کرکے علاج یونانی شروع کرایا۔ چونکہ حکیم الہٰ بخش صاحب کو بھی ہر روز ایک دفعہ لیجاکر تشخیص مرض و علاج ہوتا رہا آخر بمصداق آیت شریف اذا جاء اجلہم لا یستأخرون ساعۃ ولا یستقدمون کے فوت ہوگیا ابتدائے بیماری تا مرگ حوصلہ و بشاشت و استقلال و ذکر اذکار بزرگان سلف صالحین و توبہ زبان پر جاری تھا۔ تا دم واپسین باتیں کرتا رہا نہ زبان بند ہوئی۔ اور نہ کوئی اور علامت نزع معلوم ہوئی۔ البتہ لکنت آخر کے دو گھنٹہ میں خفیف سی محسوس ہونے لگی۔ اتنے میں روح پرواز کر گئی بعد غسل میت قبر میں رکھنے تک اکثر احباب نے منہ دیکھا۔ خاصکر راقم نے جو وقت قبر میں رکھا اُس کے کفن کو کھولکر چہرہ کو خود بھی دیکھا اوروں نے بھی دیکھا۔ سبحان اللہ چہرہ پر نور اور زردی اس قدر تھی۔ کہ جس کا بیان نہیں یہہ علامت بھی از روئے قرآن و شرع شریف ایمان کی ہیں۔ اللہم اغفرہ و ارحمہ آمین بیوہ چراغ الدین مرحوم ایک بڈھی عورت نیک جسمیں کسی طرح کی برائی نہیں۔ العبد[۲۲] خاکسار میر حامد شاہ مدرس اول فارسی برانچ اسکول جموں و امام مسجد محلہ ست گرہہ۔ العبد[۲۳] گنڈو شاہ مہاجن بحروف ہندی العبد[۲۴] جیون شاہ امام مسجد محلہ کٹھیکاں۔ العبد[۲۵] مصوخان ٹھیکہ دار نشان مہر العبد[۲۶] دین محمد ٹھیکہ دار جموں العبد[۲۷] چارلی صاحب ہیڈ مستری واٹر ورکس بحروف انگریزی العبد[۲۸] حکیم فیروز شاہ انچارج پلیگ جموں میں کہتا ہوں کہ مولوی چراغدین پلیگ سے فوت نہیں ہوا۔ العبد[۲۹] امام مسجد میاں فتح دین۔ العبد[۳۰] مولوی غلام محمد العبد[۳۱] بشنداس محرر سکنڈ انجنیرنگ ڈیپارٹمنٹ ڈویژن جموں۔ العبد سید حسین شاہ جموں ؛

الراقم

قادیانی صاحب کا خیرخواہ (پادری) یعقوب مسیح

خدا محبت ہے

محبت ملائم ہے۔ خدا محبت ہے۔ پس خدا ملایم ہے۔ پس خدا کی نرمی ...... کو دیکھ۔ روم ۱۱: ۲۲۔

جس یونانی لفظ کا ترجمہ نرمی کیا گیا ہے۔ وہ ایسے لفظ یونانی سے مشتق ہے جس کے معنے (۱) شریف (۲) حلیم (۳) شفیق (۴) مہربان (۵) ملائم (۶) رحیم کے ہیں۔ اور یہہ لفظ جس کے یہہ معنے ہیں ۱ قرنت ۱۳: ۴ میں پایا جاتا ہے۔ ان معانی کی رو سے ہماری سندی آیت میں گویا یہہ تمام مطلب مفہوم ہے۔ جس کی یہہ صورت ہے۔ پس خدا کی شرافت اور حلم اور شفقت اور مہربانی اور ملائمت اور رحمت کو دیکھ۔ ہمارے دعوے میں ملائمت محبت سے نسبت رکھتی ہے اور محبت خدا سے منسوب ہے پس ملائمت وغیرہ کل مطالب خدا سے منسوب ہوگئے۔ اور ہمارے سندی آیت ہمارے دعوے کے نتیجے کے ثبوت میں ہے جس سے خدا کا ملائم ہونا از روئے کلام بھی ثابت ہے۔ اب ہم خدا ہی کی مدد سے خدا میں اُسکی محبت کا جلال دیکھنے اور دکھانیکی طرف مائل ہوتے ہیں بلکہ اس سے زیادہ محبت میں جلوہ خدا دیکھنے اور دکھانیکی طرف رجوع ہوتے ہیں۔ وہی جلالی ہستی یسوع مسیح میں ہمکو اپنا جلال دکھائیگا۔

پس خدا کی نرمی ...... کو دیکھو۔ (باقی آیندہ)

راقم پادری غلام مسیح پاسٹر دہرہ دون

مقدس پطرس و کلیسیائے روم

ع انصاف کے خواہاں ہیں نہیں طالب درم +
تحسین سخن فہم ہے مومن صلہ اپنا +

جناب اڈیٹر صاحب معظم و مکرم بندہ

آداب عرض ہے۔ پرچہ نورافشان مورخہ ۸ جون سنہ رواں میں جناب کیتھلک مسیحی صاحب کا مکتوب میری نظر سے گذرا۔ اسمیں صاحب موصوف نے (۱) ایک عورت پوپ کا نام و نشان اور پتہ بتلایا ہے اور فرماتے ہیں کہ "میں نے خود تواریخ میں پڑہا ہے کہ ایک موقعہ پر دھوکے بازی سے ایک عورت مردانہ بھیس میں مردانہ نام جان ہشتم کے نام سے پوپ بن گئی تھی اُس کا نمبر پوپوں کی فہرست میں ۱۰۶ ہے۔ حضرت الپاپ لیو چہارم و بینی ڈکٹ سوم کے درمیان اس کا وقت ہے (۲) ایک نیا اعتراض پیش کیا ہے کہ "آپ کے ہاں تو جبراً بھی پوپ بنتے رہے ہیں آپ بتادیں کہ کرسٹوفر کون تھا؟"

(۱) واضح ہو کہ پوپ بننا تو درکنار اول تو کاتھولک کلیسیا میں عورتیں ڈیکن اور پریسٹ ہی نہیں بنائی جاتیں اور نہ کوئی اجنبی شخص پادری بشپ یا پوپ بنایا جا سکتا ہے۔ جناب فرماتے ہیں کہ "ایک عورت مردانہ بھیس میں مردانہ نام جان ہشتم کے نام سے پوپ بن گئی تھی"۔ جناب کے اس دعوے ہی سے لغویت ثابت ہے کیونکہ جناب کی تحریر سے عیاں ہے کہ اس عورت نے پہلے اپنا نام جان ہشتم رکھ لیا اس کے بعد پوپ بن گئی۔ یہہ ممکن نہیں کیونکہ کسی شے کے وجود کے بعد اس کا نام رکھا جاتا ہے

نکہ دھوکے بھلے۔ پوپ صاحب پہلے منتخب کئے جاتے ہیں بعد ازاں کرسی نشینی کے وقت پوپلی نام اختیار کرتے ہیں۔ مگر اس عورت نے اپنا پوپلی نام پہلے کر رکھ لیا۔ کیا خوب! کیا دھوکے بازی ایسی ہی ہوتی ہے؟ لیکن بفرض محال اگر اس نے دھوکے بازیاں بھی کیں تو اول تو اس نے کئی سال تک دھوکے بازی سے مدرسہ علم الہی میں علم تحصیل کیا بعد ازاں دھوکے بازی سے اپنے تئیں ڈیکن بنوایا اور ڈیکن و پریسٹ کا کام سالہا سال بہت مدت دراز تک کرتی رہی۔ اس کے بعد دھوکے بازی سے اپنے تئیں بشپ بنوایا اور پھر ایک مدت دراز کے بعد دھوکا دیکر آرچ بشپ و کارڈنیل بنی کیونکہ بغیر ان مراتب کے طے کئے یا بشپ کا مرتبہ حاصل کئے کوئی شخص پوپ بنایا جا نہیں سکتا۔ لیکن اگر یہہ عورت پوپ بن بھی گئی تو ثابت ہوتا ہے کہ یہہ عورت سالہا سال اپنی عمر بھر دھوکے بازیاں ہی کرتی رہی اور کسی کو بھی معلوم نہ ہوا کہ یہہ عورت ہے۔ یہہ واقعہ جو محض لغو ہے، نہایت حیرت انگیز اور غیر ممکن معلوم ہوتا ہے کیونکہ کوئی شخص جو اس قدر اور اتنی مدت تک دھوکے بازیاں کرتا رہے اور پکڑا نہ جائے غیر ممکن ہے۔ میرے خیال میں اگر کیتھلک مسیحی صاحب اُن قواعد اور حلوں کی مشکلات سے واقف ہوتے جو پوپ کے مرتبہ تک پہنچنے میں طے کرنا پڑتے ہیں تو ایسے وہمی اعتراض کی تائید میں قلم فرسائی نہ کرتے۔ اس وہمی واقعہ کو جرمنی کے عالم فاضل پروٹسٹنٹ فلاسوفر و مورخ ہنّتز نے لغو ثابت کیا ہے اور انگریزی پروٹسٹنٹ مورخین بلنڈل باخس ہرن کیو وغیرہ نے اس کی تردید کی ہے۔ علاوہ اس کے قدیم یونانی اور لاطینی مورخوں میں سے کسی نے بھی یہہ خبر نہیں دی ہے کہ کبھی کسی وقت میں کوئی عورت دھوکے بازی سے پوپ بن گئی ہو۔ حقیقت یہہ ہے کہ فریڈرک اسپین حیم نے یہہ فسانہ ایجاد کیا۔ مریانوس اسکوٹس نے اسے ۱۰۸۶ء میں قلمبند کیا اور مارٹینس پولونوس نے اس کی ۱۲۷۸ء میں تائید کی۔ الیف ہنگی صاحب لکھتے ہیں کہ اس فسانہ کے موجد والڈنسی بدعتی فرقہ کے شریر تھے۔ پس مخالفان کاتھولک کلیسیا نے اسکو مثل شربت کے پی لیا جسکی شیرینی کو وہ بھولتے ہی نہیں اور نہ دریافت و تحقیق کرتے ہیں کہ حقیقت کیا ہے۔ ایک پروٹسٹنٹ پادری بیرنگ گولڈ صاحب نے بھی اپنی تصنیف موسومہ "زمانہ متوسط کے افسانہ" میں اس دعوے کی تردید کی ہے۔ زمانہ حال کے عالم فاضل مورخ گبن صاحب جو ابھی زندہ موجود ہیں اور جنکی محقق اور سچی تحریر پر کوئی ہوشمند اعتراض کر نہیں سکتا اپنی تواریخ موسومہ "زوال سلطنت روم" کے اونچاسویں باب میں تحریر فرماتے ہیں کہ "عورت پوپ کا فسانہ چونکہ لغو ہے اس لئے اسے فسانہ ہی کہنا واجب ہے" "شاختہ پرداختہ فقرہ جو مونٹ پوپ جواین کی نسبت ہے اور رومی اینستاسیوس کی بعض قلمی نسخوں اور نو مطبوعات میں ملا دیا گیا ہے صریح جعلی ہے۔ اینستاسیوس مہتمم کتبخانہ جو اس وقت زندہ تھا چشم دید لکھتا ہے کہ لیو چہارم ۸۵۵ء میں فوت ہوئے اور فوراً ہی بینی ڈکٹ سوم جانشین ہوئے جو ۸۵۵ء سے ۸۵۸ء تک کرسی نشین رہے۔ پس لیو چہارم اور بینی ڈکٹ سوم کے درمیان کوئی اور پوپ کی گنجائش نہیں" اینستاسیوس نے پوپوں کی سوانح عمریاں لکھی ہیں اور کسی مصنف نے اس کے بعد دو سو برس تک اپنی تصنیف میں اس فسانہ کا ذکر کیا ہی نہیں۔ کیتھلک کلیسیا کے پوپوں کی فہرست میں کوئی پوپ بنام جواین ہشتم جسکا نمبر معہ موصوف وہ اچھالے ہیں نہیں ہے۔ اس نمبر کے جناب پوپ صاحب کا نام مقدس لیو چہارم ہے۔

(۲) جناب کیتھلک مسیحی صاحب فرماتے ہیں کہ اگر یہہ مان لو کہ جواین پوپ بنتے ہی رہیں آپ بتلائیں کہ کرسٹوفر کون تھا۔ عرض یہہ ہے کہ کرسٹوفر ایک رومی بشپ تھا جو ۹۰۳ء میں زبردستی سے پوپ بن گیا تھا اور چونکہ کیتھلک کلیسیا نے اسے پوپ مانکر اس کی اطاعت قبول کرلی تھی پس سلسلہ پوپلی منقطع نہیں ہوا۔

واضح ہو کہ یہہ زمانہ (یعنی ۸۹۱ء سے ۱۰۰۳ء تک) بہت سخت تاریکی اور جہالت کا زمانہ تھا۔ اگر اس زمانہ میں بعضے پوپ بذات خود بُرے ہوئے تو کچھ تعجب کی بات نہیں لیکن تعلیم و تلقین ایمان و اخلاق میں کوئی خرابی نہ تو آسکتی تھی اور نہ آنے پائی کیونکہ خداوند مسیح فرماتے ہیں کہ "فقیہ اور فریسی موسیٰ کی گدی پر بیٹھتے ہیں اسلئے جو کچھ وہ تمہیں ماننے کو کہیں مانو اور عمل میں لاؤ لیکن اُن کے سے کام نہ کرو" اس حکم کا سبب یہی ہے کہ اگرچہ یہہ لوگ راستباز نہ تھے مگر بوجہ اپنے منصب کے غلط تعلیم دے نہیں سکتے تھے اسی لئے اُس قدوس عالم مطلق ہمارے خداوند مسیح نے فرمایا کہ جو کچھ وہ تمہیں ماننے کو کہیں مانو اور عمل میں لاؤ اور کاتھولک کلیسیا کی حفظ تعلیم کے واسطے خود زمانہ کے تمام ہونے تک ہر روز ساتھ رہنے کا وعدہ کیا۔ گلاتی ۲: ۱۱۔ اس آیت میں اصلی یونانی لفظ کے معنے "قائما" نہیں بلکہ مقابلہ یا سامنا کرنے کے ہیں۔ آپکا حوالہ سمجھ میں نہیں آتا وہ یہہ ہے جو ترجمہ تمام رومن کیتھلک مطبوعہ سرہند ۱۸۹۶ء کی ۲۹ پطرس۔۔۔۔ جب پولوس اسکو ملنے لگا چپ چاپ رہا" لیکن انجیلیوں کی اس آیت کے حوالہ پر پادری ہارمن صاحب نے اردو میں نوٹ یعنے حاشیہ چڑھایا ہے اسمیں ان پادری صاحب نے لفظ "قائما" لکھا ہے۔ لیکن جاننا چاہئے کہ یہہ پادری صاحب ولائتی ہیں جنہیں اس قدر واقفیت نہیں ہے کہ الفاظ کے لغوی اور مجازی معنے ہیں یا ان الفاظ میں جو قریب قریب ایکہی معنے رکھتے ہیں تمیز کرسکیں۔

واضح ہو کہ ہم لوگ مقدس پطرس یا اونکے جانشینان یعنی پوپ صاحبونکو بذات خود بیگناہ یا بیخطا نہیں بلکہ گنہگار و خطاوار مانتے ہیں لیکن یہہ مانتے ہیں کہ مقدس پطرس یا انکا کوئی جانشین یعنی پوپ صاحب جب بحیثیت منصب و اختیارات عطیہ مسیح کسی مسئلہ ایمان و اخلاق کی تشریح و تصفیہ برائے پذیرائے کاتھولک کلیسیا یعنی مسیحیان جہان کرتے ہیں تو غلطی یا خطا کر نہیں سکتے کیونکہ خداوند مسیح کا وعدہ نسبت تعلیم و تلقین ایمان و اخلاق کہ میں زمانہ کے تمام ہونے تک



ہر روز تمہارے ساتھ ہوں" صرف مقدس پطرس سے خصوصاً اور رسولوں سے عموماً ہے۔

(۳) آپ تحریر فرماتے ہیں کہ صفحہ ۲۷ پر خداوند مسیح کو پطرس کے گناہ (یعنی انکار) میں شریک کیا ہو..... گویا خدا کے ارادہ کو پطرس نے ادا تا پورا کیا ہ نہیں آپنے غلط سمجھا کہ کیونکہ مقدس پطرس کا انکار بوجہ بہ حالت تحیر و سہو کئے جانے کے گناہ آمیز نہ تھا کیونکہ اس انکار کے بعد ہی جب مرغ نے بانگ دی تب اُسے یاد آیا کہ میں نے انکار کیا متی ۲۶: ۷۵ و مرقس ۱۴: ۷۲ ؛

اب التماس یہہ ہے کہ اگر کوئی صاحب پھر تحریر فرماویں اور جواب کی توقع رکھیں تو مجھے اپنی تحریر سے براہ راست سرفراز فرمائیں کیونکہ (۱) نور افشاں یا کوئی اور مذہبی اخبار میرے دیکھنے میں نہیں آتا (۲) یہہ کہ طول بحث اخباروں میں شایع ہو نہیں سکتی (۳) یہہ کہ ایسی بحث کا اخباروں میں شایع ہونا مناسب نہیں (۴) میں آیندہ اخبار میں جواب نہ دونگا۔ میں نے اپنی تصنیف فقط رومن کاتھولک اور پروٹسٹنٹ مسیحیوں کی خدمت میں ارسال کی ہے میرا پتہ یہ ہے۔ خط ہذا معرفت ایس ایف ماسٹر جی صاحب ساکن بازار جھاوسل شہر لکھنؤ میں صابر کو پہنچے فقط راقم صابر

خبط قادیانی

حضرت ہمیں اس بات کے تسلیم کرنے میں کوئی انکار نہیں کہ اگرچہ بقول جناب والا خدا کی کسی کتاب کے مضمون کا باہمی توارد تو بالکل جائز اور درست خیال ہو سکتا ہے لیکن خدا کے کلام میں اس قدر صریح تناقض اور اختلاف رجکو صاحب ینابیع الاسلام متواتر پیش کر کے قرآن کو نقلی قرار دیتے ہیں) بالکل ناممکن اور بعید از قیاس ہے اور آپکا یہہ کہنا کہ آں حضرت نے ویدوں کی بعض سچائیوں کو درج قرآن مجید فرمایا ہے۔ حضور ممدوح کو نقل اڑانے سے بری نہیں کر سکتا۔ بلکہ اہل تحقیق کے نزدیک اس بات کا مزید ثبوت پیش کرتا ہے کہ قرآن فی الواقع اساطیر الاولین اور نقول المعاصرین ہے۔ جس کے مصنف اور مؤلف حضرت محمد صاحب ہی ہیں۔ اور وحی کا نام بدنام کرنا انکی دور اندیشی پر دال ہے۔ ورنہ وید کی سچائیوں کا قرآن میں مذکور ہونا ربجالیکہ اُس کا مصنف خدا سمجھا جاوے) کسطرح ممکن ہو سکتا ہے۔ جبکہ آپ ویدوں کو الہامی اور تصنیف ربانی نہیں مانتے ہاں اس کا جواب یہہ ہو سکتا ہے کہ وہی سنگ اسود جسے ہندو بت پرست مکیشر مہادیو کے پوتر نام سے یاد کرتے ہیں۔ حضرت کے زمانہ میں بھی مکہ میں موجود تھا۔ اور ضرور ہندو لوگ اُسکی پرستش اور جاترا۔ کو وہاں جاتے تھے۔ پس آنحضرت نے وید کی چند ناقص اور غیر معتبر باتیں ایسے ہی یاتریوں سے سنکر درج قرآن کردی ہونگی۔ لیکن قطع نظر دیگر دلائل کے آپکا یہہ فرمانا کہ ہندوں کے وید جو اس زمانہ میں مخفی تھے۔ انکی کئی سچائیاں قرآن میں پائی جاتی ہیں بس کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ آں حضرت نے وید بھی پڑھا تھا" علانیہ اس بات کو تو ثابت کرتا ہے کہ آپ صاحب ینابیع الاسلام سے اس بات میں بالکل متفق ہیں کہ قرآن مجید دراصل محمد صاحب کی ہی جودت طبع کا نتیجہ۔ نہ کوئی آسمانی کلام۔ اور یہی امر ثابت کرنا مصنف مذکور کا مقصد اولی ہے ۔ (باقی آیندہ)

راقم

طالب حق۔ متلاشی دین از لاہور

ضرورت

مشن مڈل اسکول غازی آباد ضلع میرٹھ کے لئے ایک مسیحی استاد انٹرنس پاس شدہ کی ضرورت ہے تنخواہ ابتدائی ۲۵ روپیہ ماہوار۔ درخواست معہ نقول اسناد ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔ ہیڈ ماسٹر چرچ مشن مڈل اسکول غازی آباد ضلع میرٹھ

ضرورت

دو ہوشیار نرسوں کی ضرورت ہے دو مناد عورتوں کی ضرورت ہو اور ایک ہسپتال اسسٹنٹ جو کہ اعلے درجہ کی اور ہوشیار ہو اور جو کہ بلا رنج پر کام کر سکے۔ درخواست بنام

ایم۔ واٹ سپرنٹنڈنٹ میموریل ہسپتال سیالکوٹ شہر

ضرورت

انبالہ چھاونی مڈل سکول کے لئے ایک لائق بائبل ٹیچر کی ضرورت ہے تھیولاجیکل سیمنری کے گریجویٹ کو ترجیح دیجائیگی۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔ اور مکان رہائش کے لئے مفت ملیگا۔ جو شخص مقدس نوشتوں میں خاص لیاقت اور مسیح کی خدمت کی سنجیدہ خواہش نہ رکھتا ہو وہ درخواست نہ کرے۔ مصدقہ سندات معہ درخواست مینجر صاحب کے پاس روانہ کرنی چاہئیں۔ جس کی درخواست منظور ہوگئی اسکو ایک ہفتہ کے اندر اندر جواب بھیجا جائیگا۔ باقی جواب کا انتظار نہ کریں۔

اخبار جاسوس آگرہ

عمدہ سفید کاغذ نفیس لکھائی چھپائی ۲۰×۲۶ تقطیع کے بڑے سولہ صفحوں پر ہفتہ وار شایع ہوتا ہے اس کے مقاصد عام دلچسپی اور دیسی ریاستوں کی اصلاح



ہیں۔ اسمیں ہر ہفتہ لطیفہ۔ سمہ پہلیاں۔ غزل و نظم حفظ صحت مفید طلبا۔ عالم نسوان۔ صنعت و حرفت زراعت و تجارت۔ معلومات۔ شمار و اعداد۔ سودیشی نصائح ریویوز و ریمارک۔ معاصرین اور ہم۔ ناظرین سے دو دو باتیں۔ آگرہ کے مشہور تاریخی عمارات کا حال معہ تصاویر ہر دو ہفتہ کی جنتری معہ دیگر ضروری حالات اور دنیا بھر کی تازہ تبازہ خبریں درج ہوتی ہیں۔ قیمت باوجود ان خوبیوں کے بھی صرف سے سالانہ معہ محصولڈاک ہر خریدار کو (۴۰) صفحہ کے ناول یا ناٹک مفت نذر ہوں گے درخواست کے ہمراہ قیمت بذریعہ منی آرڈر یا وی پی کی اجازت آنی چاہئے اگر اخبار ناپسند ہوگا تو قیمت واپس کردیجائیگی اگر نمونہ دیکھنا ہو تو ڈیڑھ آنہ کے ٹکٹ بھیجدیجئے

المشتــــــــــــہر

ایڈیٹر اخبار جاسوس آگرہ

مخزن مسیحی

یہہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو رومن اردو اور انگریزی زبانوں میں مسیحی کارندوں کی خاطر شائع ہوتا ہے۔ اس کا مدعا ہے کہ بڑے بڑے مشنران انجیل اور کلیسیائی کارندوں کے قلم سے نکلے ہوئے مضامین کے ذریعہ سے مسیحی کارندوں کی عملی استعانت کرے۔ نیز مختلف مشن سٹیشنوں کی کلیسیائی خبریں اس میں خصوصاً درج ہوتی ہیں۔ سنڈے سکول اور کرسچین اینڈیور کے کالموں کے متعلق ہر قسم کی ضروری توجہ دی جاتی ہے۔

شرح چندہ حسب ذیل ہے

عوام سے　　　　۶؍　　سالانہ

اگر تنخواہ پچاس روپیہ سے کم ہو　　　　۱۲ؕ　　〃

اگر تنخواہ پچیس روپیہ سے کم ہو　　　　ؔ　　سالانہ

〃 پندرہ روپیہ سے کم ہو　　　　۱۲ ؍　　〃

ادنی ترین نرخ ۱۲؍ سالانہ ہے۔

نمونہ کا پرچہ درخواست پر روانہ کیا جاتا ہے۔

درخواستیں ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئیں۔

المشتــــــــــــہر

پادری اے۔ جی میگاؤ الوڑہ یو پی (صوبجات)

پرسبیٹیرین بیوگان و یتامیٰ کا فنڈ

یہہ فنڈ ۱۸۷۶ء میں قائم ہوا ہے تین سو سے زیادہ اشخاص اس میں شریک ہیں۔ ساٹھ سال کے عرصہ میں اس فنڈ کی طرف سے ۷۵ بیوگان اور خاندانوں کو ۹۰ ہزار روپیہ سے زیادہ پنشن دیگئی ہے یہہ رقم اس کل رقم سے نو ہزار روپیہ زیادہ ہے جو چندہ دہندگان سے وصول ہوا ہے۔ اس وقت اس فنڈ میں بیالیس ہزار پانسو روپیہ سے زیادہ خزانہ میں موجود ہے۔ اس فنڈ کا نرخ کسی اور اس قسم کے فنڈ سے بہہ ارزان ہے۔ ہندکا ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس فنڈ میں شامل ہو سکتا ہے۔ مردوں کو پیر سالی میں مستورات کو بیوہ کی حالت میں اور بچوں کو یتامیٰ میں اس فنڈ سے پنشن ملتا ہے۔ صرف ایک پیسہ کا کارڈ بھیجنے پر پراسپکٹس روانہ کیا جاتا ہو

المشتــــــــــــہر

پادری والٹر جے کلارک صاحب ایم اے مینیجنگ ڈائرکٹر۔ نولکھا۔ لاہور۔

ضرورت

مینے سینڈ کیٹی گیٹ کے عہدہ سے استعفاء دیکر انجیلشٹ ورک متعلقہ چرچ مشنری سوسائیٹی چھوڑ دیا ہے۔ اب غیر مشن میں میری خدمت خداوند کیلئے مطلوب ہو تو الہیوں کو مجھے کام کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو۔

المشتــــــــــــہر

مسی میر عالم خان مسیحی سینٹ جانس کالج لاہور

دستور العمل نورافشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ ؔ معہ ضمیمہ ؔ
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک　〃　ؔ　〃　ؔ
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چوتھائی کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲؍ مابعد کے لئے ۱؍ فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

سنڈے سکول سبق

تین سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول بلا محصول عہ
〃　〃　〃　〃　〃　〃　سے محصول عہ
〃　سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول　　　۶؍

ممیرے کا سرمہ

پانچ ہزار روپیہ انعام

پانچ ہزار روپیہ انعام

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

پانچہزار روپیہ انعام | پانچہزار روپیہ انعام

معزز انگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسران نامور ڈاکٹر والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت دھندگی چشم دھند جالا پڑوال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی خارش وغیرہ سب ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لیکر بڈھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ خاص عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے دو روپیہ ہیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ (خالص ممیرہ فی ماشہ عـہ روپیہ) مصری سرمہ فی تولہ ۸ محصول ڈاک ذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں

المشتہر

پروفیسر بہا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

اِن سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے؟

بوجہ عدم گنجائش چند صاحبان کے صرف نام ہائی حسب ذیل میں درج کئے جاتے ہیں کہ جنہوں نے تجربہ کرکے تحریر فرمایا ہے کہ اس سرمہ سے بہتر آنکھوں کی بیماریوں کے لئے یا حفاظت بینائی کے لئے اور کوئی سرمہ یا دوائی نہیں ہے:-

جناب سری مہاراجہ صاحب بہادر والئے ریاست منڈی سوکیت جناب سری مہاراجہ صاحب بہادر والئے ریاست گولیر۔ جناب سری راجہ بیربر راجہ ہرکشن سنگھ صاحب بہادر والئے کشن کوٹ۔ جناب راؤ بہادر پرتاب سنگھ صاحب بہادر والئے ریاست دریار داودے پور۔ جناب سری راجہ کشن کمار صاحب بہادر تعلقہ دار سہسپور بلاری ضلع مراد آباد۔ جناب مہاراج کنور چھتر پال سنگھ صاحب بہادر ریاست مجگوان اودھ۔ جناب مہاراجہ شتر جیت پرتاب بہادر سیاسے صاحب بہادر والئے ریاست تمکوہی ضلع گھپور۔ جناب ڈاکٹر برج لال گھوش رائے بہادر ایل۔ ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند جناب خان صاحب بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل ایم اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر ڈینٹل سرجری کالج لاہور۔ جناب ڈی۔ ایم۔ سیلنگلے صاحب بہادر۔ ایم۔ بی۔ ایم۔ ایس۔ سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ انگلینڈ و امرتسر۔ جناب ڈاکٹر کاشی رام صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ بیر ریاست نیپال ملک نیپال جناب ڈاکٹر سید محمد علی صاحب معالج خاص جناب معلے القاب جناب رانی صاحبہ کوچ بہار سی ایس آئی۔ میڈیکل آفیسر رڈلینڈ علی پور کلکتہ جناب ڈاکٹر ولی احمد سول سرجن شفاخانہ دہارشیو علاقہ حیدر آباد دکن۔ جناب سردار صالح محمد خان صاحب درانی شہزادہ کابل خلف الرشید جناب امیر فیض محمد خان صاحب والئے ترکستان جناب ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب اسسٹنٹ سرجن ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر والئے ریاست بہاولپور۔ جناب ڈاکٹر لچھمن پرشاد صاحب پروفیسر میڈیکل کالج آگرہ و ڈائریکٹر میڈیکل جنرل آگرہ جناب حافظ میاں خورشید محمد خان خلف نواب رئیس محمد خان صاحب بہادر رئیس اعظم بھوپال جناب پنڈت بالکشن صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ جناب ڈاکٹر دلیپ سنگھ صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن انچارج شفاخانہ سیو ضلع جہانسی جناب خان بہادر حکیم محمد بخش صاحب مقام ٹھٹھہ الہ یار خان رنسان جناب ارسطو زمان حکیم امام علی صاحب عرف پیر جی نبیرہ خواجہ غریب نواز اجمیر جناب مسٹر این گھوش صاحب بہادر بیرسٹر ایٹ لاء ہائی کورٹ کلکتہ جناب ریورینڈ پادری ڈبلیو کیلف صاحب بہادر افواج فرید کوٹ۔ جناب ڈاکٹر لعل خان صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ چھوٹا جھنڈا ڈاک ضلع نرسنگھپور جناب ڈاکٹر سید جلال شاہ صاحب مقام عدن ملک عرب ۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ہمیرے کی سندات میں سے جو قریباً پچیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے پنجاب بینک میں اسی غرض کے لئے ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء میں جمع کیا گیا ہے۔

پادری آر۔ ڈی۔ ٹریسی صاحب ایڈیٹر و مینیجر نور افشان کیواسطے مشن شبنم پریس لودیانہ میں باہتمام دائیمی برادرس کے چھپا